خود اپنے قول کے مطابق اس کے اشتہارات تک بڑی پابندی سے اور ناقدانہ حیثیت سے پڑھتے ہیں اپنے ایک والانامہ میں تحریر فرمایا کہ اس شعر میں تو ریاکارانہ نماز پر زجر کیا گیا ہے اور مطلب یہ ہے کہ اے وہ شخص جو لوگوں کے سامنے طویل طویل نمازیں پڑھ رہا ہے تیرے سجدہ کا تو یہ عالم ہے کہ اسے دیکھ کر کافر بھی چیخ اٹھتے ہیں اسی مضمون کو اقبال نے ایک دوسری جگہ اس طرح بیان کیا ہے

گلہ جفائے وفا نما جو حرم کو اہلِ حرم سے ہے — کسی بتکدہ میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

حضرت الاستاذ کے اس خط کو پڑھکر مجھکو یک بیک حیرت ضرور ہوئی کیونکہ میرے اپنے خیال میں اس شعر کا مطلب اس کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا تھا جو میں نے سمجھ رکھا تھا لیکن بعد میں دار المصنفین اعظم گڈھ کے بعض دوستوں سے اس کا ذکر آیا تو انھوں نے بھی صاف لفظوں میں جواب دیا کہ "اس شعر کا مطلب وہی ہے جو مولانا اعزاز علی صاحب نے سمجھا ہے"

بہر حال اس داستان سرائی کا مقصد یہ ہے کہ اگر اس شعر میں واقعی ایک ریاکارانہ نمازی کا خاکہ کھینچا گیا ہے جیسا کہ ان حضرات کی رائے ہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس شعر کا اس موقع پر نقل کرنا پرلے درجے کا بے تکا پن ہے۔ اور میں اس کے لئے صدق دل سے معذرت خواہ ہوں!! سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ یہ بے تکا پن اس وقت صادر ہوا جب کہ مولانا مدنی ایسی تقدس مآب شخصیت کا تذکرہ تھا۔ اعاذنا اللہ من زلۃ الاقلام وعثرۃ الافکار مثلہا۔

سعید احمد